REGISTERD NO. A.785



اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کا عطر حنا خاص ترکیب سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہون تو چہ ہفتے کے اندر دو تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ الخیر بالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کتاب وجگادری پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو انھین لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروا لین۔ دام ودرم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا لاوارثی یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دستخط نے پر بیاد منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب دلا آویز یا تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک کی پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شایع ہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہ ہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین وہ اپنے خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

---

* مفصل اشتہار صفحہ ۲۰ و ۲۱ کے درمیان کی چٹھی مین ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۳ ۔۔۔ نمبر ۱۹

مضامین اودھ پنچ

۱۴ مئی ۱۹۲۶ء

زخمہائے تازہ و پارینہ

دام ہمرنگی

جو کہ کم پیتا جنیں وہ جتیاں چٹخاتے ہیں ۔ [illegible] کا بیچ والا کرچھیاں زیور اسے

رئیسوں کا حال

عفت کا معیار رعایا سے جو بھی پوچھے ۔ جو ٹوٹی جا کے لندن کی ہوٹل کھاتا ہے

اتحاد

ہندو بھی ہوتا ہے ایک ساتھ کیوں نہیں ۔ اتحاد عمل بھی ہندوستان سے جاتا ہے

سائنس کا انقلاب

[illegible] ۔ ترے [illegible] سے تو بیچا ہے

دا فراہ

وہ کوئی سلطان ہو خواجہ ہو کہ کوئی [illegible] ۔ اب مسلمان [illegible] ہو مگر خدا کا نام آتا ہے

بیم شر صاحب لوگ

میرا صاحب بھی بیاری میم صاحب لے گئے ۔ پر [illegible] کی جگہ بلواتے ہے
رنگ [illegible] بھی گیا رنگ زمانہ دیکھ کر ۔ اب [illegible] بھی [illegible] کھاتا ہے

بچھڑنے سے گنہ گار

پیش ہوجاتے ہیں [illegible] ۔ [illegible] عدالت میں جانا اٹھا لے

تبدیل غذا

ہم آج [illegible] کو [illegible] ۔ [illegible] خوش قسمت جو خاص [illegible]

سیو فیشن اور نیو فیشن

انکی غیرت پر بہت نازاں تھے [illegible] ۔ [illegible] غیرت [illegible]

زیغ لیبوسے قوم

قوم [illegible] مگر کیا ہی نہیں ۔ [illegible] کا خدا جانے کدھر کو جاتا ہے

تقلید فیشن

[illegible] کے تصدق کیوں نہ [illegible] ۔ [illegible] بھی اٹھا جاتا ہے

الکشن والنٹیئر

[illegible] کیسے خوش [illegible] ۔ کوئی [illegible] کوئی کھڑا ہے

آم سے گرا ببول میں اٹکا

ہم کو [illegible] کر ۔ کب [illegible] ہے ابھی آئے ہے

تماشہ گاہ بازی

جھگڑا ہے جلیس ساز [illegible] ۔ [illegible] کے ساتھ جاتے ہیں

تازہ واقعہ

رشی بازی کا کرشمہ [illegible] دیکھ لو ۔ باپ گرا اپنے ہی بیٹے کے ہاتھوں [illegible]

چوروں سے زنا

کیا [illegible] ہیں کسی کی غلطیاں ۔ [illegible] چوروں سے زنا کرنے میں [illegible]

آزادی

اونٹ [illegible] میں کہا کیا ہے [illegible] ۔ ان [illegible] کبھی بھی صورت دیکھیں [illegible]

الٹرا فیشن

تھا کہ ایسا وقت بھی [illegible] ہو چکی تھے ۔ اس زمانہ میں [illegible] کا لاتے ہے

ترقی اقبال

سنتے ہیں [illegible] مسلمانوں میں بہت [illegible] ۔ [illegible] کے آتے ہے

معقول مطالبہ

خود [illegible] کہ [illegible] زانے ۔ جب [illegible] آتے ہے یہاں کیسا اودھم ہوتا ہے

بے کسی

[illegible] کوئی دام [illegible]
جان [illegible] سے [illegible]

[illegible] مرزا [illegible] منصور نگر لکھنؤ

منطق آرا بیگم بنام ڈاکٹر شیخ حبیب اللہ صاحب ممبر کونسل

شیخ جی ! میں نے تمہاری تقریر کا تحریری خلاصہ بھی دیکھا اور کہ [illegible] کی کارستانیاں بھی پڑھیں ۔ مگر مجھی بڑا [illegible] تمہاری باتیں یا [illegible] منطق کے خلاف میں معلوم ہوتا ہے تم نے منطق یا تو پڑھی نہیں یا بڑھاپے کی بدولت بھول گئے ۔ [illegible] بڑھاپا ۔ مگر جوانی میں [illegible] تھے جو بڑھاپے کی شکایت کی جاے ۔

ایک بات پوچھتی ہوں [illegible] تم ہو کون ؟ حکیم ہو یا ڈاکٹر یا کچھ نہیں صرف انگریزی فیشن کے عاشق !

اللہ جانتا ہے [illegible] سیکڑوں ڈاکٹر اور حکیم لکھنؤ میں آئے اور چلے گئے مرے [illegible] ۔ ان سب کا نام [illegible] تک ضرور یہ تھا ۔ [illegible] طبیبوں کے کارنامے بھی سنئے کہ فلاں شخص کو حکیم نے جلاب دے دیا [illegible] دست آگئے [illegible] کے اندر [illegible] حکیم صاحب کے نزدیک مادے کا اخراج ابھی طرح نہیں ہوا ۔ آخر [illegible] صاحب نے [illegible] اور تکلیف سے نجات پا گئے مگر حکیم صاحب یہی کہتے [illegible] دیکھا آپ نے کیسا [illegible] تھا

استغفر دست آ سکتے ہیں مرنے نوجوان سے کے لئے
اگر پیٹ میں درد جاتا کیا ہوتا؟
اسی طرح بسلسلہ آ جنگ ڈاکٹروں کے کرامات
بھی سنئے کہ فلاں شخص کی ٹانگ کاٹی گئی بچ سکتا مگر
پاس نہ رکھی (سوچا جب رہے شریان کاٹی پڑی)
تھی، مگر پھر ہوا کہ شریان کٹ چکا تھا ڈاکٹر
صاحب نے رگ کا کٹا ہوا سرا ایک چٹکی میں تھاما
دوسرے ہاتھ سے حکیم صاحب کے نام خط لکھا کہ
فلاں مقام پر انار کا بکس رکھا ہے جلدی بھیجو
مگر دنیا کی سر چٹکی سے کب رک سکتی
ہے جب تک بکس آئے اس وقت
تک سارے ڈبل کا لہو بہہ گیا چہرہ
کی رنگت دھو دھو کپڑے کی سپید
ایک دو ہاتھ چلتا ہے پاؤں نہ
رہا نہیں جو زخم تک زندگی کا اثر
پہونچتا اور مرض دنوں زہر باد ہو
اور تیسرے دن بیچارا چل بسا
مگر صاحب نے فوراً اخبار کا کالم
میں تار بھجوا دیئے کہ فلاں بیمار [illegible]
...... کا ڈاکٹر [illegible] صاحب نے
نہایت کامیاب آپریشن کیا مگر [illegible]
صاحب موت کی خدمت میں
آگئی اس صداقت پر مبارکباد عرض
کرتے ہیں واقعی ایسے جب درست
سرجن کہاں ہوتے ہیں۔ ایک سرجن
آپ کے دھوبی کا بیل للدی سمیت غائب ہو گیا
آپ نے فوراً دھوبی کے گدھے کا آپریشن کیا اس
بیل للدی سے گھنٹی بجاتا چلا آیا۔
علی ہذا القیاس میں نے حکیموں کے گن بھی
گنے ہیں ایسے بھلے آدمی کی نادری دیکھی
سر ہلا کے فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے ٹھاکر صاحب
بیمار دماغ ہیں کمزوری ہے۔ کاڑھا چاہئے دیکھی
پیا ہے اور یہ درد ہوتا؟ لاؤ فرمیں سیر املتاس کی
پھلی پاؤ سونٹھ دو پاؤ سنائے پاؤ بھر
مکھان آدھ چھٹانک بھر کالی مرچیں ڈیڑھ پاؤ ترپھلا

ریح چورا (آلو) چھٹانک بھر گرم کی پانی ڈھال کر
پانی اس میں جہاں کے ہم چھ پیالے بنا چاہئے
ہیں نہیں باقی میں ہم لوٹا کاڑھا بنا ڈالا
وہ جی نے بیمار کو لٹا کر اس کی ناک کی پھنگی
اپنی چٹکی سے دبائی کہا گردن اونچی کر کے کلکل
اور یہ الٹی کا چھکا حلق میں ... کے اندر پیٹ
میں اتارنے کا لگا دیا۔ کمبخت کی ناک تو
وہ جی کے قبضے میں تھی اور کا کانٹ سر ہلایا
آنکھیں نکالیں کہا نہ سکنے لا اگر ہوا حال تھی



شیخ صاحب برائیان سے کی؟
بیدون۔ دیکھی میری طاقت جو پھر مجھے ابوا کے رکھ دوں گا
کس کس زخم وقت مرد بین تھم — زود سست کا رہ رہ بنگشم
جھینٹوں کی پروا نہیں کرتا۔

جو چھوا سکتا تو یہ ایک سانس میں ایسی خطر
دوا پینے کے بعد آدمی میں انسانیت کہاں باقی
رہتی ہے ٹھاکر اپنی توند سمیت گھٹنا پیٹ لگے
گھنٹا بھر کے بعد آنکھیں پھاڑنے لگے ادھر ادھر
دیکھنے۔ پیٹ پھول کے دس ہو گیا بیمار چلتی
راہ نہ اور پر رہی دیکھے۔ نیچے تھا کھانا اور پھر تھی
دوا بیچاری نکلنے لگی اس کے ادھر سے اپنے پیٹ کی کال
کوٹھری میں ادھم مچا دیا۔ غرض غل قرر ززززز
لانے۔ معلوم ہوتا تھا آنتیاں کوٹھے پر ستی کی
مشق کر رہی ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہے ہیر گست ہو؟

دیکھو کہ اس طرح ان کی جانگ دیسیہ سماج آتی گئی
نہیں اس طرح عقل گم تم کی بھی کچھ اسی کی یہ
بہت یاد ہے ہم کہاں تک کہوں جی کی تک
سنو گے نیک مطلب تو یہ ہے کہ تمہارا ہم میں نے
حکیموں کی فہرست میں بھی نہیں پایا ڈاکٹروں کے
ذیل میں بھی نہیں سنا اصحاب میں کوئی پتا
بھی تو تجھے نہیں آتا میں نے ہم کو سچ جانی
طب اور ڈاک کے بارے میں تمہاری تحریر کی
نقل دیکھی اور تمہارا یہ قول سنا کہ تم فلاں فلاں
سے پہلے جو علاج کا طریقہ تھا پھر
سلطنت کے خزانے سے ایک پائی
صرف ہونے کے ہوا نہیں تو
مجھے بہت اچنبھا ہوا۔ آپ پر وہ
تفصیل ہوتی کہ ہم کہاں دیسی
طبیبوں میں درس تھا ڈاکٹروں
نے ہم سے لیا ایسا ہی تھا تو سی
کتابوں میں پھر کے سوا کچھ بھی
نہیں۔ شیخ صاحب تم تو پیچھے ہم
نکلے۔ اسی لئے تحقیق اللہ رکھی
جہانگیر سلطان ایسا منطق حصہ خود
سمجھا اور ڈاکٹروں نے بھی نہیں کیا
جو پیٹ کی رفاقت میں مبتلا ہیں
انسان کے تحقیق نہیں طوفان نوح
سے پہلے کی بانگ مرادوں کا آج تک
سبق سنے رہے ہیں اور ابھی تک
بسم اللہ سے آگے نہیں بڑھے۔ دنیا تو سیکھ لیا
کی جو بات آگے سمجھ میں نہیں آتی پہلے کو اس
سے انکار کرتے ہیں پھر سیکڑوں بچے کھانے کے بعد
اسی نقطہ پر ہم بیٹھتے ہیں جیسے نا چیز سیکھے تھے
پہلے چھوت چھات کی بیماریوں سے انکار تھا اب
یہ حال ہے کہ تمہاری کی ترشی ہوئی ہوا کہیں بکھلا
اسپر تھیاں جھینکی میں رکی چھوت ہوا کو میں
لگ جاتی ہے اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے
لیسی بیماری دیکھی ہوا ان کی پوشاک لگ کے طبیب
جلا دیتے تھے آج تک ساٹھ آدمی سے دو ہم ہے

ککر بند اور تکیے کے غلاف میں بیمار کے مرنے کے
بعد آگ لگا دیتے ہیں۔ لگے فیشن آپ تک پہنچے
جاں نثار ڈاکٹر اس حرکت کو ضعیف الاعتقادی
سمجھتے تھے آج خود اس کے قائل ہیں۔ بجلی کی
حرکت سے دل کی جانچنے میں آج تک کر رہے
ہیں اس وجہ سے کہ پہلے وہ بار بیک و حساب
جو طبیبوں نے قائم کیا تھا سمجھ میں نہ آیا تھا ایک
لمبا دور سینہ میں [illegible] لگاتے تھے اور تھرمامیٹر
لگاتا تھا جو ہر وقت بیرونی گرمی کا تابع رہتا [illegible]
[illegible]
[illegible]
آج تک نہیں ہوا۔ ان میں کا ہر ایک اپنے کمال
کے اظہار میں اوزاروں کا محتاج ہے خون کے
دباؤ دیکھنے کا آلہ بگڑ جائے تو ڈاکٹر صاحب سے
گولی یا مدد کی [illegible] سے زیادہ وقت نہیں
رکھتے۔ کندے کا بوجھ نہ جرتے ہیں پرانی
بولی پر فکر یا لکھواتے کہ تمہارے سے عقل
دخلکاری کا لقب دے سکتے ہیں بندی تو
اسی ویدیا ورسی ذہانت پہنچا ہے جو چھٹے
سے اور ہمیشہ رہے گی۔ یہ نہیں کہ ایک چھینکے
ایک ناک کاٹے۔ ایک خون دیکھے ایک پیشاب
چکھے ایک بلغم جانچے ایک تھرمامیٹر لگائے ایک
دانت کا معائنہ کرے ایک سینے پر بیٹھ رہے
جب یہ تمام سامان ہو جائیں تو ڈاکٹر صاحب
نسخہ لکھیں [illegible] کی کامیابی ہیں ویدیا ورسی طبیب کا

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب سید [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]

[illegible]

حکیم سید نے نواب بیت الشفاء گیا (بہار)

خاندان حبیب اللہ شاہی کا ڈاکٹر صاحب تذکرہ کیں
اگر نہیں کوئی ڈاکٹر جس پر ہو تو آؤ میدان میں ایک
ہی مرض کے دو بیماروں کے علاج میں دونوں کا
امتحان کر دیکھیں بیماری وق کی جو جس میں مریض
بچتا نہیں۔ پھر دیکھو کہ ویدیا ورسی طبیب نے اسی
گرما گرم لو اور دھوپ میں مریض کی حالت
کو نہ سنبھالا یا اس حبیب اللہ شاہی ڈاکٹر
نے بعد والی کی سرد پہاڑیوں پر ہزاروں کے
وارے نیارے کروا کے اور تیرے میرے
صدقے اسکیا، اسسٹنٹ ڈاکٹروں کی کوششیں
کے لیے میں پیٹ رکھوا کے یہ تو عقل کی بات
ہے۔ ہمیں بھی اس میں کچھ گمان نہیں گرتے؟
طب اور وید کی ترکیب باتیں اس مختصر خط
میں نہیں آ سکتیں۔ آنریبل رائے [illegible]
اسپورے سے ہماری یادگاری تقریر کا جواب
نہ دے سکے کونسل کا ہال ممبروں کی [illegible]
دو ساتھ کا مہمان شدہ طبیب نہ تم کیا دلانے
ہوئے ڈاکٹر تم نے سنی سنائی سے گفتگوں
کی ہم نے تفریح کی اور انھوں نے کئی جھان بیان
کر کے جواب دے دیا۔ انکے نزدیک یہ ڈھونگ
واقعات تھے تمہارے نزدیک یہ ڈھونگ واقعات
کھو گئے اور لیڈی صاحب یا قارورے کی شیشی
تھے تم نے دانت بھینچ لیا ان کے پیچھے دوڑانے
کا دعوے کیا دیکھنے والے ہنس کے لپٹ پڑے
اس سچ سے بچا جس سے دلائی ہے۔

پچاس روپیہ نقد انعام

[illegible]

منیجر آل انڈیا [illegible] مسمریزم ہاؤس
[illegible] ورکس نمبر ۱۵ فیروز پور شہر

۔پیشہ طالب پیشہ طبیب [illegible]
[illegible] کا جواب تقدمے سوا دوسرا نہیں
مقدس وید کی کتابوں میں کچھ ایسی باتیں تھیں
جو سمجھ میں نہ آتی تھیں مثلاً [illegible] آج دو ہزار
برس فکر اور غور کے بعد آنکھوں کے سامنے ہیں۔
اگر ان ویدیا ورسی باتوں سے تمہاری ناسمجھ کے
مطابق نفرت اور غفلت برتی جاتی تو انگریزی
قوم آسمان میں [illegible] لگانے کے قابل نہ ہوتی۔
یہ ویدیا ورسی باتوں کا آنکھوں سے لگانے کا نتیجہ
ویدیا ورسیوں نے بھی اپنی ترقی حکومت کی
سرپرستی میں کی تھی اگر تمہارے تنگ خیال
رنگ دربار کی ہوتے تو [illegible]
ہماری حکومت [illegible] جو حکومت ہم پر
مسلط ہے وہ [illegible] نہیں اس کا
مطلب صرف تجارت کے ذریعے سے مال کھینچنا
اور اپنے آدمیوں کا پیٹ بھرنا ہے اس پر طرہ یہ کہ
تمہارے سے مددگار اسے ملے ہیں بھلا ایسی حالت

از پیشگاہ جناب [illegible] صاحب ڈسٹرکٹ جج بہادر پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

ہیں بیچارے خلل نفشہ لکھنے والے کیا ترقی کر سکتے ہیں۔

تم یہ کہتے ہو کہ رُبیِ علاجوں کا طریقہ اور چھک میں جذب ہو گیا سو ویسی ہی بات ہے جیسے کوئی فاختہ کو مینڈک اور مرد کو ہاتھی بنا دے یعنی نہ فاختہ کا عطر ہے نہ مینڈک کی حقیقت علاج کا طریقہ بالکل متضاد ہے ایک بالمثل علاج کرتا ہے ایک بالضد۔

تم نے اپنے نزدیک گزشتہ تعویذ کا حوالہ دے کے مرض کے تار سے توڑنے اور دماغ کے قوت سے کا دور سے کی تشخیص تو زور آلی مگر بہ حقیقت گزشتہ تعویذ کی تحریروں سے بھی جانے والوں کی رائے میں جاہل ضرورت۔ شیخ جی صاحب طبیعت اور خیال کو مرض کی شدت کی طرف سے ہٹانا اور اچھے ہو جانے کا اعتقاد مریض کے دل میں پیوست کر دینا کامیابی کی جڑ ہے۔ یہ روحانی طرز علاج ہے اسے سپیاہ کے عالم جانتے ہیں جسکی یونیورسٹیاں آج لندن میں کئی ایک موجود ہیں۔

تم نے کئی ایک خط چھپوائے ہیں جن میں ہر ایک علاج کے طرز سے اعمال کا کچا پن ظاہر ہوتا ہے تعجب ہے کہ تم سا ہم زیادہ تجربہ کار سرکاری پنشن خوار ایک تجربہ کی ریاست کا منتظم ایسی کچی باتیں شوشے نکالے اور حکیموں اور ویدوں کی مدد کرنے کا صرف یہ سبب بتائے کہ عام لوگوں کی آمیزش کو ترقی [illegible] پر قبضہ کرنا مقصود ہے۔

مبارک ہیں وہ جو عوام کا اتنا لحاظ پاس خیال رکھتے ہیں۔ مگر کہ عوام کے ووٹ سے کونسل میں قدم رکھنے کا شرف حاصل کرنے کے بعد ان کی [illegible] ہے پرواہ ہو۔ مبارک ہیں [illegible] جو [illegible] زبردستی احسان لگی ہے سے فائدہ [illegible] اور علم دوستی کا عملی ثبوت دینا چاہتے ہیں [illegible] کے سے ٹکڑے سے پیٹ پالنا اور [illegible] کرامات کرنا چاہتے ہیں [illegible] سوچو تو انگریزی نے کیونکر ترقی کی۔

ہومیوپیتھی نے کیونکر رواج پایا۔ کروموپیتھی کیونکر ہو رہی ہے۔ ہپناٹزم کا مرتبہ کس طرح بلند ہو رہا ہے اسکے بعد یونانی طب کی کرم خوردہ کتاب اٹھا کے دیکھو اگرچہ تمام طریقے اسمیں مفصل نہ ہوں۔ مدد سے طرز میں جنکی ہوا خانے کو ابھی تک نہیں لگی تم ہارے ورنہ ہم ہاری بات میں بیچاری پردہ نشین ہیں مگر ہم حاضر ہیں اس وجہ سے ہم بحث کرنے کو موجود ہیں۔

اللہ اللہ ایک ایشیائی ہندوستانی رئیس کا وہ باری ملازم جس کا فرض ہوتا رہا ہو جتنا کسی رئیس ریاست کے اخراج کم کرنا ہوتا ہے یہاں آزاد خیالوں کو مزاج گوارا نہیں ہو سکتا ریاست میں وہ جسکی ہر چیز آج بھی دقیانوسی ہے۔ امام ضامن کا رسم صدقہ خیرات کا رواج عمل خوانی درمانی حبیبوں کی طلب لوگوں کی عرضیوں کے پہلوانی دفتر کا غیر مرتب ہونا خطوط کا جواب برسوں تعویق میں رہنا۔ دستوں کا کم ہونا۔ کارندوں کا ضمن حساب کتاب کی جانچ کی سازش نہیں ہے سرکار ہوتے ہیں اپنے لائق [illegible] سب طرح کے عہدوں کی بھرتی [illegible] ایشیائی عیب ہے جو دقیانوسی نہیں۔ سے زیادہ منہ نہ کھلوائیے پہلا نمبر ہے۔

ابھی مجھے ان لوگوں کا ذکر کرنا ہے جو طبیب ہیں نہ ڈاکٹر مگر جہاں کوئی بحث چھڑی اور وہ ہر چھوٹے آدانے کو موجود ہو گئے۔ ایسے ساتھ ہی

حال کے ڈاکٹروں کا ذہانت سے خالی ہونا بھی مسلسلہ بیان کرتا ہوں۔ والسلام۔

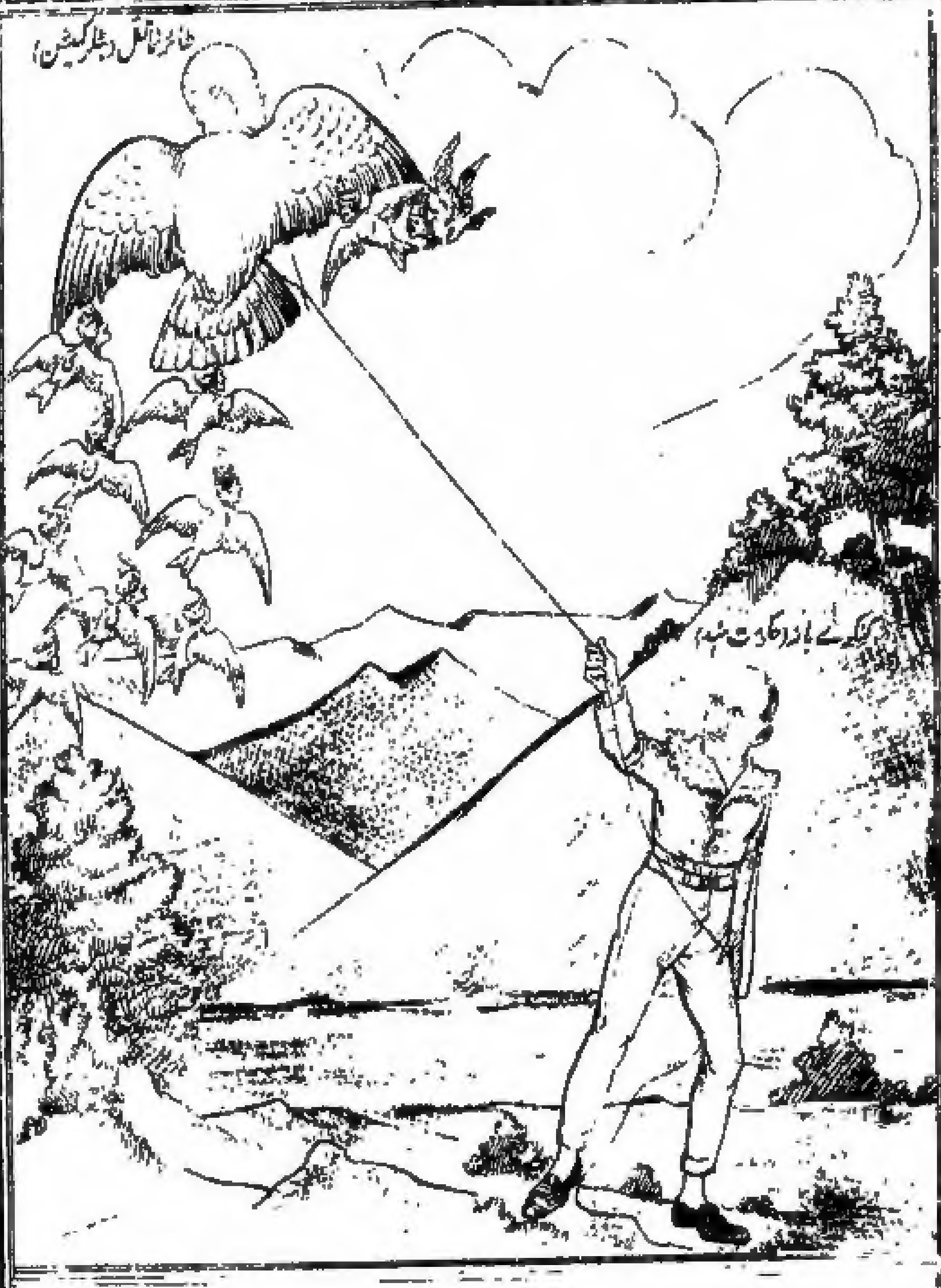
راقم

مشفق آغا بیگم

حاشیہ بیگم صاحب۔ آپ کی شفقت کی تعریف ہو سکتی کیا کہنا۔ اپنی پیاری پیاری بول چال میں آپ نے بردباری [illegible] جواب کے ساتھ ظرافت کا حق بھی خوب ادا کیا مگر [illegible] شیر جانی کی طرف میں تو ملازم ہے جگی حمایت کا اصل مقصد ہے کر دیدہ دین رئیسوں کے بارے میں ناسزا الفاظ [illegible] لیکن تمہیں کوئی حق نہیں کہ [illegible] حلقہ کا حق شیخ جی کو تو بوجہ خداوند نعمت ہونے کے حاصل ہے مگر [illegible] کا حق نہیں پہنچتا [illegible] منشی [illegible] شفقت کرنا چاہیے۔ ایک امر قابل لحاظ ہے کہ فن طب وید ک ہے تو آپ [illegible] ہیں مگر زمانے میں بنفشہ [illegible] جان فرماتے ہیں [illegible] کہتے ہیں بنفشہ اگر کوئی ناطق نبات ہے تو ضرور اس اعزاز پر سر بسجود ہوگی

ہر بنفشہ کہ از زمین روید
شکر احسان شیخ جی گوید

شیخ جی بیچارے یہ بھی نہیں جانتے کہ تشخیص مرض طرز علاج دونوں وراثت نہیں ہیں [illegible] میں کبھی دونوں پر بحث کرتے ہیں اور دواؤں پر بحث بھی



"تعاقب"

والیان ملک :- اب تم جو چاہو ہم تو تم کے ساتھ رہیں گے۔

حکومت ہند :- کچھ بھی ہو ڈور میرے ہاتھ میں ہے جب چاہوں ڈھیل دے دوں جب چاہوں ایک ہی ہاتھ سے گھسیٹ کر جاؤں۔

ایک سے اور کبھی ایک سے قربت ظاہر کرتے ہیں اور دوسری بات سے رضامند نظر آتے ہیں۔ مشغلہ نے اپنی ایک تحریر میں ان قلو فیشنوں کے لیے کہا ہے کہ بہت سے دیسی طبیب شغل ہی دواؤں کا مداوں کے اپنی دکان چھوڑ دیتے ہیں ایک خاص شان اور عزت کے ساتھ زمین پہ سامان نیچے بیچتے ہیں اور جب مریض بھی انکی بیڈ یا کرسی پہ نشستگاہ میں انکے گرد حلقہ باندھ کے بیٹھتے اور نسخے لکھواتے ہیں پھر آپ نے گو کے پردے پر قصیوں کے ہجوم سے ان شکلوں کی تشبیہ دی ہے۔ اس سے غالباً یہ مطلب ہے کہ اطبا کو شغل شیخ جی کے پاس سامان ہونا چاہیے تھا جیسی سفارت گوارا نہیں کرتی کہ حکومت وقت دیسی اطبا کی مدد کرے اور کفالت دور ہو جائے۔ تمام قدیم علوم یہاں ہی زندہ ہوئے ارباب ماں نے حجت کی مسلمان کمال نہ حکمت کی۔ بہرحال آپ دل کھول کے لکھیے اس دوسری کے ہجوم میں جو خط چھپا ہے اس پر تبصرہ بھی فرمایئے کیا معنی کہ اس خط میں طبی محاسن اور جو سہو اخلاق کے جیش جاتے ہیں۔

کراچی کر ریاست محمود آباد کو ایسے ہی فن ہوسکا ہیں پہ فخر کرنا چاہیے اس ضروری بحث سے چشم پوشی ایک اخلاقی جرم ہے۔

طلب عفو کی عمدہ مثال

کوئی افسر صاحب سوانی ہیں سنتے ہیں کہ انھوں نے جام جہاں نما نامے پرچہ نکالا اور انجمن معراج الادب کے ارکان پر قلم کا منہ چلا کے پرچی کس بیکر آشفتہ صاحب نے انکے خلاف ہتک کا دعویٰ دائر کر دیا دعوے کی خبر بھی جاری تھی کہ اخبار ہی کا فدوں میں آپ کا دستخطی نامہ یا معافی نامہ ایسی الفاظ شائع ہوا۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ حکیم آشفتہ صاحب سے خصوصی اور ان ممبران انجمن معراج الادب سے عموماً پارٹی سے جگہ شغل ہیں ہی نہ دیا اوجھ ہو جہاں۔

بی تحریر یا اشارہ و کنایہ مضامین لکھے ہیں جن سے حکیم صاحب موصوف اور ممبران انجمن کی دل آزاری یا دلشکنی ہوئی ہو معافی ان سے معافی چاہتا ہوں اور بلکہ اپنے ان جملہ مضامین کا سخت افسوس ہے اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی اس قسم کے مضامین جن میں انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے کسی ممبر انجمن یا انجمن کی توہین دل آزاری کا پہلو ہو نہ لکھوں گا اور اس تحریر کے متعلق خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ یہ اخبارات میں شائع کر دیا جائے اور میں خود بھی اپنے پرچہ جام جہاں نما میں انھیں الفاظ کے ساتھ شائع کر دوں گا۔ امید ہے کہ جناب آشفتہ صاحب مجھے معاف کر دیں گے۔ آخر

استعفے کی خبر ابھی مدہم نہ پڑی تھی کہ پھر ایک طویل مضمون افسر صاحب کے نام سے معرفت حقیقت میں چھپا اسکا خلاصہ بزبان پنچ یہ ہے کہ ستیشے اور مجھے کارندوں نے احقر افسر کی دلیری کی خاک ڈالی و معافی دیگر معافی مانگوں ہے ۔ احقر نے خاطر داری یا حق معافی یوں ادا کر دیا کہ اچھا بھئی معاف کر دو تم تو جان کھا گئے تفریح طبع کا یہ بھی ایک کرشمہ تھا بھئی واہ کیا خوب!

معلوم نہیں حکیم آشفتہ صاحب نے تفریحاً یا ادقتاً استغنا کیا تھا یا در حقیقت جام جہاں نما کے صفحات سے انھیں ایذا پہونچی تھی۔ اور اب جو دوسرے شائع کرایا ہوگا وہ بھی تفریحاً ہے یا حقیقتاً۔

راقم

طالب عفو

بوا نصیبن بنام بے نقاب بیگم

نمبر ۲

(لکھنؤ ۱۹ مئی سنہ ۱۹۲۸ء)

ہاں بی شگفتہ بیگم!

جب عورتوں اور مردوں کی شکل میں فرق ہے اعضا میں فرق ہے اعضا میں فرق ہے تو وجہ کیا کہ طبیعت اور مزاج میں فرق نہ ہو جاؤ ذرا غور کرو دیکھو۔ یہ جو معاشرت کے قاعدوں پہ کتر اٹھ

ہے اس کا کیس لیا ہے اور مرغی کی ٹانگ پہ ننھا سا لال چھپا نظر آتا ہے۔ مرغی کو کب یہ حق رضا ماگتا ہے کہ بناوری مرغیوں کے ساتھ چلیں کرنا پھرتا ہے۔ مرغی انڈے دے کے بیٹھتی اور مصیبت بھرتی ہے۔ وہ غور سے کہ اسکی پیدائش نہیں۔ وزن میں ایک جانور سے ہی تو کے خوش رہ سے جو اٹھاتے ہیں دنیا بنائی ہے کہ یہ جانور تمام شرعی تکلیفوں سے آزاد ہیں اور انسان کی نسبت زیادہ آزاد ہیں خود قدرت نے انکی آزادی کا سامان کیا۔ شب کپڑے پہنتے نہیں تو لیے کیوں انکی پوشاک دائمی ہے نہ کاٹتے تو تے کہ جھنجھٹ نہ سینے بننے کا اتنا بکھیڑا۔ ہوا کہ بچانے دینہ سے طہارت سے آزاد ہے۔ مسکن راج معماری کی تعمیرات کا محتاج نہیں۔ خلاصہ یہ کہ ان پہ کوئی قید نہیں۔ پھر بھی یہ قدرتی قانون کے تابع ہیں۔ دنیا میں کوئی مرغی مرغے کے خلاف مقررہ کرتی نہیں۔

مسلمانوں نے اپنے شرعی قاعدوں کے خلاف روش اختیار کی اس وجہ سے حق حقوق کا جھگڑا پیدا ہوا اور بڑھتے بڑھتے بات کا بتنگڑ بن گیا رہنے سہنے کے برے طریقے (طرز معاشرت) مسلمانوں نے دوسروں سے سیکھے اسلام نے انھیں شرعی طریقے بدلنے کے قابل نظر آتے ہیں تمھیں بعض باتیں بتاتی ہوں۔

نکاح بیاہ میں عورت آزاد ہے کہ جوان ہونے کے بعد جسے پسند کرے اسکے ساتھ شادی کرے نکاح میں ایجاب عورت کی طرف سے ہوتا ہے قبول مرد کی طرف سے یعنی عورت کہتی ہے کہ میں تمھاری بی بی بنتی ہوں اور مرد قبول کرتا ہے۔ طلاق کو دیکھا معاملہ اسکے برعکس ہے اور ہونا بھی چاہیے اسمیں ایک فائدہ ہے پھر پچھتاوا نہیں ہوتا اور ہوتا ہے تو زیادہ نہیں کھلتا۔ بی بی بن جانے کے بعد عورت کا مال اسکا مال عورت ہی کا رہتا ہے گو مرد کے مال پر اسے دعویٰ ہو جاتا ہے روٹی کپڑا اور گھرداری نہ جانے کیا کیا کی فکر اسی پر ہے جیسے گنہ سہتی ہے مگر کوئی شرعی مسئلہ یہ نہیں کہتا کہ عورت کو اپنے شوہر کے گھر

کھانا پکانا فرض ہے یا بچہ کا دودھ پلانا یا بچہ کا پیشاب پاخانہ صاف کرنا - اس کی اطاعت شوہر کے لئے شوہر کی خدمت کو فرض بتاتا ہے - اگر عورت ان باتوں کو نہ مانے تو گنہگار ہو گی - ساس کو جہیز مانگنے کا حق نہیں نہ نفقہ تنخواہ (تشنیع) دینے کی جواز نہیں - مسٹر [illegible] صاحب جو بیبیاں [illegible] کرانے کی ضرورت [illegible] ہے - [illegible] ہیں - کیوں بھری [illegible] اور کیا چاہیے - شوہر اگر مارے تو عورت قاضی کے سامنے دعویٰ کر کے قصاص لے سکتی ہے اور اس سے [illegible] گزارا اپنی ہونے میں کوئی خرابی نہیں ہو سکتی - وہ شوہر کے مال سے اپنے ماں باپ کی مدد کر سکتی ہے اور شوہر کو [illegible] احسان سے منع نہ کرے -

یہاں تک کہ بی بی اگر اپنے بچے کو دودھ پلائے تو میاں اجبار نہیں ڈال سکتے - اگر وہ دودھ پلانے کی اجرت مانگے تو میاں کو دینی پڑے گی - ان تمام باتوں کے عوض عورت پر دو پابندیاں ہیں ایک یہ کہ مرد کی خواہش پوری کرنے میں ٹال مٹول نہیں کر سکتی دوسرے یہ کہ شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتی - انسانیت ، اخلاق یا محبت کا جو وعدہ [illegible] اس نے گھر کے حقوق میں شریک ہو جائے تو مسلمان [illegible] پھر تو گھر جنت نظر آتا ہے لیکن [illegible] ہے تو یہی حقوق زندگی بسر کرنے کے لئے بہت ہیں - سونا چاندی مرد کے لئے حرام ہے عورت کے واسطے جائز ہے - ریشمی کپڑے مرد نہیں پہن سکتے عورتیں پہن سکتی ہیں کوئی عیب نہیں - سود لینا اور دینا مردوں کے لئے حرام ہے مگر بی بی شوہر کو قرض دے کر سود لے سکتی ہے [illegible] [illegible] حرام ہے مگر عورت [illegible] شوہر سے [illegible] لے سکتی ہے - غرض عورت کی کرسی شریعت نے جب بنا دی ہر [illegible] دکھائی ہیں کہیں [illegible] کہیں احسان کا [illegible] ہونے سے [illegible] کسی مقام پر [illegible] نکاح نہ کرنا چاہیں تو جبر نہ کرو - اگر [illegible]

اپنے شوہر کے گھر میں رہنا چاہیں تو [illegible] اور [illegible] عورت خالی [illegible] کی [illegible] ہے اور [illegible] کرتے ہی [illegible] تو کچھ نہیں سکتے [illegible] کی بھی [illegible] - اگر وہ [illegible] کی اصلاح ہو جائے تو پھر [illegible] کی ضرورت نہیں [illegible] تو پھر جب تک [illegible] سکے - وہ [illegible] دستور ہے - [illegible] ہیں - کوئی کہتا ہے شادی [illegible] ہر کمال [illegible] دوسرے یہ کہ پردہ شرعی ہے [illegible] عورتوں کو [illegible] نہیں کوئی [illegible] ہونے کے [illegible] قاضی [illegible] کی ضرورت نہیں -

ستو [illegible] - [illegible] کے ہر [illegible] ہیں پوچھنا چاہیے لوگی والوں کو [illegible] جاتی ہیں مگر وہ [illegible] ہے - چلن کیسا ہے وہ دیکھا ہے اور [illegible] کہ کھانے جوڑے کا کیا [illegible] - [illegible] ہو گی - پھر سلام کرائی [illegible] جہیز کے بارے میں [illegible] ہے خبر آج ہندوستان بھر میں پھیلی ہوئی ہے - پہلے اسکی [illegible] کرا [illegible] انکے ساتھ [illegible] جہاں [illegible] دیکھ گرو ہی کہ [illegible] جس جب [illegible] [illegible] کا دل [illegible] خراب ہو [illegible] کر تھا سے میاں کا [illegible] ہیں ہو - [illegible] صاحب [illegible] زندگی بسر کرنے [illegible] ہیں تو یہ [illegible] و نہیں دیکھ سکتے کہ اسلام کسی بات میں خاموش [illegible]

یا ہماری کسی دوسرے مذہب [illegible] دنیا [illegible] [illegible] ہیں کہتے ہیں تیس صاحب [illegible] ہے [illegible] اسلام [illegible] ایسی تنگ خیالی [illegible] عورتوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے [illegible] کا ہو جس نے حیا غیرت علوم اور فضل [illegible] اسلام کا نام ہے [illegible] اسلام [illegible] - بھلا اسلام میں کس بات کی کمی ہے [illegible] کمال ہے اسلام ہی سے یہ [illegible] نے سیکھے - ان کم بخت مسلمان تنگ خیال [illegible] انگلوں کی روش [illegible] اب [illegible] کرا سکتی ہیں کہ [illegible] جانوروں کی طرح جنگلی میں بند رہتی ہیں [illegible] عورتوں کی صحت خراب ہے انکے بچے [illegible] جاتے ہیں [illegible] یہ عورتوں کو [illegible] باندی سمجھتے ہیں - انکی [illegible] [illegible] رہتے ہیں - کسی [illegible] گردن [illegible] نہیں شامت آئی [illegible] کی کتابیں کھل گئیں - بادشاہوں کی صحبتوں کا نقشہ کھینچ گیا - [illegible] رشید کے [illegible] عورت نے [illegible] کی مردوں کے کان [illegible] رشید کے محل خانے میں [illegible] سے کوئی [illegible] پردہ نہیں کرتی تھی - عباسیوں [illegible] جعفر [illegible] ؟ [illegible] شریعت کی مخالفت ہے -

[illegible] صاحب ارشادوں کی [illegible] کا نام ہو گیا ، اسلام - [illegible] غیرت کے گردن [illegible] شریعت کا نام ہے شرعی حکم [illegible] بادشاہوں کے کرتوت سے بے خبر بادشاہوں کو برا کہتا ہے تو جان غضب میں پھنستی ہے - [illegible] بادشاہوں کی [illegible] ہر وقت [illegible] جان [illegible] اور شریعت کو [illegible] جنم [illegible] ہے -

(باقی آئندہ)

تمہاری خیر خواہ [illegible]

غذاء روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ غذا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ برکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا آپکی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب مین انسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہین تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا وہ ایک ستار یا ہارمونیم کی سہارگی سے کام نکال سکتے ہین۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقہ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام میںلا کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ ناز اسمین جمع ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ